طرف پلٹے گا' وہ اسے بخشنے والا اور مہربان پائے گا' (النسا)۔متقین کوئی فحش کام کر بیٹھیں یا اپنی جان پر ظلم' اللہ سے معافی مانگتے ہیں اور وہ معاف کرتا ہے' (آل عمران)۔اس کے بعد مغفرت کے بارے میں کسی شبہ یا سوال کی کیا گنجایش ہے۔ تمہارا گناہ اللہ کی مغفرت کو عاجز نہیں کر سکتا۔۹۹ قتل کر کے بھی آدمی مغفرت پا سکتا ہے' زنا کر کے بھی' ساری عمر شرک اور گناہ میں بسر کر کے بھی۔صحیح طریقے سے استغفار اور توبہ شرط ہے۔

مایوسی کے بعد' شیطان یہ فریب دیتا ہے کہ جب میرا گناہ معاف نہیں ہو گا تو اب میں کسی لائق نہیں رہی۔اب کس منہ سے اس کے سامنے جاؤں' میری نیکیاں کس طرح قبول ہوں گی؟ اس لیے تمہاری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ نمازیں قضا ہونے لگیں' نیکی کے کام چھوٹ گئے حالاں کہ اگر اپنے گناہ کے نقصان کا صحیح اندازہ ہو' اور دل میں صحیح ندامت ہو' اور یقین ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں' تو اور زیادہ سوز و درد کے ساتھ اللہ کی طرف پلٹنا چاہیے۔نمازوں میں اضافہ ہونا چاہیے اور نیک اعمال میں بھی۔قرآن نے بھی کہا ہے کہ نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔حضور ؐ نے بھی فرمایا ہے کہ برائی کرنے کے بعد نیکی کرو تاکہ برائی مٹ جائے۔

ان باتوں پر تم غور کرو گی تو راہِ عمل واضح اور صاف ہے۔اللہ کی طرف پلٹو' اپنے گناہ پر نادم ہو اور اس کے سامنے گڑگڑاؤ۔ساتھ ہی نیکیوں میں کفارے کے طور پر اضافہ کرو۔ (خرم مراد)

وسوسوں کا علاج

۱۔ایک وقت تھا جب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی شے نہ تھی۔پھر آخر یکایک اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت یا حاجت درپیش ہوئی کہ اس نے سیارے' ستارے' چرند' پرند ملائکہ اور جن و انس وغیرہ کو پیدا کیا؟ اس کام سے آخر کیا فائدہ ہوا؟

۲۔یہ کیوں کر معلوم ہو کہ فلاں شخص پر دین کی حجت تمام ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۔ آپ کا ذہن جس قسم کے سوالات میں الجھا ہوا ہے ان کی حیثیت وسوسوں کی ہے۔ان کا علاج اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے کہ آپ ایک دفعہ ہمت کر کے شیطان سے یہ کہہ دیں کہ مجھے نہ کسی دلیل کی ضرورت ہے نہ کسی جواب کی۔میں ہر چیز کو اسی طرح صحیح سمجھتا ہوں جس طرح محمد رسول اللہ ؐ نے بتایا ہے۔

اللہ کے بارے میں آپ ایک بنیادی بات ذہن میں رکھیں۔وہ "احد" ہے' یعنی اس جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔صرف وہ خالق ہے اور باقی سب مخلوق۔ہمارے سارے سوالات مخلوقات کے ساتھ

تجربوں کی بنیاد پر پیدا ہوتے ہیں' جن کا اس کے اوپر اطلاق ہی نہیں ہوتا۔ خالق نے کوئی کام کیوں کیا' یعنی اس کی اپنی کیا غرض ہے اور اسے کیا ملنے والا ہے' یہ سوال مخلوق کے دائرے اور سمجھ سے باہر ہے۔

۲۔ یہ معلوم ہونے کی نہ کوئی ضرورت ہے' اور نہ اس کا کوئی طریقہ' کہ کسی شخص پر دین کو پہنچانے کی حجت تمام ہوئی یا نہیں۔ حجت کے تمام ہونے اور اس کے نتائج کا تعلق صرف اللہ کے رسولوں کے ساتھ ہے۔ رسول کا یہ مقام ہوتا ہے کہ وہ اتمام حجت کر دے' اس کی رہنمائی اور نگرانی کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہوتا ہے' اور اتمام حجت کے بعد قوم عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ (خرم مراد)

غلط کیفیات کا مقابلہ

آپ کو اندازہ ہو گا نوجوان لڑکوں کے ساتھ اس رنگین دنیا میں کیا کیا مسائل پیش آتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی کچھ ایسی ہی کیفیت ہے۔ دل اچاٹ سا رہتا ہے۔ کاموں میں بھی دل نہیں لگتا۔ مطالعہ میں بھی بالکل دل نہیں لگ رہا ہے۔ کیا کروں؟

تم عمر کے جس دور سے گزر رہے ہو اس میں اس قسم کے مسائل پیش آنے سے کوئی مفر نہیں ہے۔ صحیح طریقہ سے مقابلہ کرنے سے اس کا امکان ہے کہ تم اپنی کیفیات پر قابو پا سکو۔

دل میں غلط خیالات و جذبات کو پیدا ہونے سے روکنا انسان کے بس میں نہیں ہے۔ اس لیے پہلے تمھیں یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کون سی چیزیں ہیں جو غلط کیفیات کو پیدا کرنے کا باعث ہیں اور جن کو چھوڑنا تمھارے اختیار میں ہے۔

مثلاً اگر غلط صحبت ہے تو اس کو ترک کرنے کا فیصلہ کر لو۔ اگر وجہ تنہائی ہے تو زیادہ وقت اچھے لوگوں کے ساتھ گزارنے کا فیصلہ کرو۔ اپنے ذہن اور دل و دماغ کو اچھے خیالات میں مشغول رکھو۔ خصوصاً اللہ کی یاد اور اس کی محبت میں۔ صبح یا رات کو کوئی ایسا وقت نکالو جب یکسوئی کے ساتھ اپنے دن بھر کا جائزہ لو اور غلط چیزوں سے بچنے کا عزم کرو۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ مایوس ہو کر نیک کاموں کو کم کرنے کے بجائے ان میں اضافہ کی کوشش کرو۔ دل تو اچاٹ رہ سکتا ہے اس لیے کہ وہ آدمی کے قابو میں نہیں ہے۔ لیکن نگاہ اور ہاتھ پاؤں قابو میں ہیں۔ دل لگے نہ لگے' نماز باجماعت' دعوت کا کام' گھر والوں اور انسانوں کی خدمت' ان کاموں کو کرتے رہو۔ جن غلط چیزوں کو ترک کرنے کا فیصلہ کرو' اگر وہ فیصلے کے باوجود سرزد ہو جائیں تو اپنے اوپر نفل نماز یا روزے یا صدقے کا جرمانہ عائد کرو۔ توفیق اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اس لیے اس سے برابر دعا کرتے رہو۔ ان تدابیر سے تمھیں اپنی کیفیات پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

(خرم مراد)